قاعدہ کی پہلی شق کورد کرتے ہوئے فرمایا: سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء دونوں مدنی ہیں اور دونوں میں ﴿یَآ اَیُّھَا النَّاسُ﴾ ہے۔ جبکہ جس آیت کے شروع میں ﴿یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ ہو اس کے مدنی ہونے کو حافظ قرطبی نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ و اللہ اعلم

سنن النسائی

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے "السنن الکبری" تصنیف کرنے کے بعد اس میں سے صحیح اور حسن احادیث کو منتخب کرکے "المجتبی" تصنیف کی۔ اس میں (5761) احادیث ہیں۔

رواۃ السنن: 1۔امام ابوبکر احمد بن محمد بن السنی ٣٦٤ھ، 2۔ابوعلی الحسن بن الخضر السیوطی، 3۔الحسن بن رشق العسکری، 4۔ابوحمزۃ ابن علی الحافظ، 5۔ابوالحسن محمد بن عبداللہ، 6۔علی بن جعفر الطحاوی، 7۔ابوبکر محمد بن المهندس۔ ان شاگردوں نے السنن المجتبیٰ امامؒ سے سیکھ کر آگے پھیلایا۔

خصوصیات سنن النسائی:

1۔تصنیف اور ترتیب کے لحاظ سے مربوط اور عمدہ ہے۔

2۔امام بخاری کی طرح متعدد مسائل ثابت کرنے کیلئے ایک حدیث کو بار بار لاتے ہیں۔

3۔امام مسلم کی طرح باب میں اسانید اور الفاظ کو جمع کرتے ہیں۔

4۔بعض اوقات علل حدیث بھی بیان کرتے ہیں۔

5۔بعض جگہ راویوں کے اسماء والقاب کی وضاحت اور جرح وتعدیل بھی کرتے ہیں۔

6۔ترتیب اور انداز کے لحاظ سے کتب ستہ میں سب سے آسان ہے۔

ان خصوصیات کی بنا پر بعض علمائے مغرب اسے صحیحین پر بھی فوقیت دیتے تھے۔ لیکن جمہور علمائے حدیث نے سنن ابی داؤد اور جامع الترمذی کو بھی دیگر بعض خوبیوں کی بنا پر سنن نسائی پر ترجیح دی ہے۔

شرط المجتبی: امام نسائی نے کہا ﴿لایترک عندی حتی یجتمع الجمیع علی ترکه﴾۔ اس آسان شرط کا تقاضا تھا کہ ہر مختلف فیہ راوی کی حدیث قبول کی جاتی۔ لیکن امام صاحب خود جرح وتعدیل میں متشدد ہیں۔ اس لئے صحت کے لحاظ سے اس کا معیار صحیح مسلم کے بعد ہے۔

شروح السنن: 1۔الإمعان للأندلسی۔ 2۔زهر الربی للسیوطی۔ 3۔التعلیقات السندیة لمحمد بن الهادی۔ 4۔حاشیة الفنجابی۔ 5۔حاشیة الشاہ جهان فوری 6۔حاشیة الحسین 7۔التعلیقات السلفیة

درسِ حدیث

باجماعت نماز میں صف بندی کی اہمیت اور آداب

سلیم اللہ عبدالباقی خان

عن أنس ﷺ عن النبي ﷺ قال:

"سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ"

تخريج الحديث : أخرجه البخاري في صحيحه برقم:(٧٢٣)ومسلم (٤٣٣) وأبوداؤد (٦٦٧-٦٧١) والنسائي(٢/٩١) وابن ماجه برقم: (٩٩٣)

ترجمہ: حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اپنی صفوں کو درست کرلیا کرو، کیونکہ صفوں کی درستی نماز کی اقامت (صحیح ادائیگی) کا حصہ ہے"۔

نماز' دینِ اسلام کے ارکان میں سب سے بڑا اور اہم ترین عملی رکن ہے۔اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے قرآن وحدیث نے جتنا زوردار انداز اختیار کیا ہے' اتنی تاکید شاید ہی کسی اور دینی حکم کے متعلق کی گئی ہو۔اس کی اہمیت اور قدر وقیمت کا اندازہ صرف اسی ایک بات سے لگا لیجیے کہ جب اس کی مشروعیت کی باری آئی' تو رب کائنات ﷻ نے اپنے رسول ﷺ کو اپنے ہاں آسمانوں کی سیر پہ بلاکر واپسی پر اس جلیل القدر تحفے سے نواز کر بھیجا۔

علاوہ اس کے' اپنے رسول ﷺ کی زبانی اس نماز کے متعلق اتنے قواعد، شروط، صفات اور آداب اُمت کو بتلادیے کہ جن میں سے ہر ایک اس کی اہمیت اور قدر وقیمت پر دلالت کرتا ہے۔نیز ان صفات وآداب کو ملحوظ خاطر رکھ کر ان کی پابندی کرنے کو نماز کی تکمیل اور اتمام (مکمل ادائیگی) قرار دیا گیا۔جس کا منطقی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ان آداب و قوانین کی خلاف ورزی کرنا' یا ان کی پابندی کرنے میں سستی برتنا' نماز جیسے اہم دینی شعار کی علی وجہ الکمال ادائیگی کے منافی ہے۔

نماز کے متعلق وارد' ان ہی احکام میں سے ایک "باجماعت نماز میں صف بندی" کے بارے میں وارد احکامات ہیں۔نصوص شریعت میں اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے، ان سب کو بالاختصار بھی یہاں احاطہ تحریر میں لانا

اس مختصر درس کی طبیعت کے موافق نہیں۔ تاہم ذیل کے سطور میں بالکل اختصار کے ساتھ چند اشارات اور جھلکیوں کے ذریعے یہ کوشش کی جائے گی کہ صف بندی سے متعلقہ چند احکامات اور آداب کا تذکرہ کیا جائے:

رسول اللہ ﷺ کے فرامین مبارکہ کا اگر بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صف بندی کی اہمیت کو واضح فرمانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے کئی اسلوب اور انداز اختیار فرمائے ہیں، جیسے :

{1} **ترغیب اور تحریض کا اسلوب** جس کے ذریعے آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صف بندی کے آداب و قواعد کی پابندی کرنے پر برانگیختہ فرماتے تھے۔ جیسے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "**ألا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها!؟**" فقلنا: "يا رسول الله (ﷺ)! وكيف تصف الملائكة عند ربها؟" قال ﷺ: "**يتمون الصفوف الأول و يتراصون في الصف**" ۔[مسلم حديث : ٤٣٠] ترجمہ: فرمایا "تم کیوں نہ اس طرح صف بنایا کریں' جس طرح فرشتے اپنے رب تعالیٰ کے سامنے صف بستہ ہوتے ہیں!؟" ہم نے عرض کیا: "اے اللہ کے پیغمبر (ﷺ)! فرشتے اپنے رب کے سامنے کیسے صف باندھتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صفوں میں ایک دوسرے کے ساتھ مل مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔"

حدیث ھذا سے امت محمدیہ کی ایک امتیازی خوبی یہ نظر آتی ہے کہ ان کی نمازوں کی صفیں ان فرشتوں کی صفوں کے مانند ہیں' جو اللہ جل جلالہ کے حضور صف بستہ ہیں۔ لہٰذا فرشتوں کی مشابہت اور موافقت کے خواہشمند مسلمان اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ وہ نماز کے لیے صف بستہ ہوتے ہوئے فرشتوں کی صف بندی کے معیار پر پورا اتر رہے ہیں!؟

{2} **تحذیر اور تنفیر کا اسلوب** جس کے ذریعے آپ ﷺ نے آداب صف بندی کی خلاف ورزی کی صورت میں جو خطرناک اور بھیانک انجام ہے، اس سے امت کو ڈرایا ہے۔ کبھی صفوں میں رہ جانے والی خالی جگہ کو شیطان کے داخل ہونے کی جگہ قرار دے کر اس سے اجتناب کرتے ہوئے صفوں کو مکمل کرنے اور ملانے کا حکم دیا گیا، جیسے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: "**ولا تذروا فرجات للشيطان ......**"

[أبو داؤد حديث: ٦٦٦ وإسناده صحيح، صححه ابن خزيمة والحاكم، ووافقه الذهبي]

ترجمہ: "اور تم صفوں کے بیچ میں شیطان کے لیے گھسنے کی سوراخیں نہ چھوڑا کرو"۔

مزید تاکید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "**فوالذی نفسی بیده إنی لأری الشیطان یدخل من خلل الصف کأنه الحذف**" [ابو داؤد حدیث: ٦٦٧، و اسناده صحیح، و صححه ابن حبان و الحاکم و وافقه الذهبی]

ترجمہ: "مجھے قسم ہے اس ذات پاک کی، جس کے دست مبارک میں میری جان ہے، بے شک میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ صفوں میں رہ جانے والی خالی جگہوں سے ایسے داخل ہوتا ہے، جیسے وہ کالے میمنے (بکری کے بچے) ہوں"۔

{3} **دلوں کے اختلاف و عداوت کا سبب بتلا کر** کبھی آداب صف بندی کی خلاف ورزی کو دلوں کے اختلاف و عداوت کا سبب بتلا کر اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا۔ "**استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم ......**" [مسلم حدیث: ٤٣٢]

{4} **صفوں کو ملانے والوں کے لیے دعا کرکے** آمادہ کرنے کا اسلوب، جیسے فرمایا: "**ومن وصل صفاً وصله الله ......**" [ابو داؤد حدیث: ٦٦٦ وإسناده صحیح] "جو کسی صف کو ملائے، اللہ ﷻ اس سے تعلق جوڑ دے"۔

{5} **بددعا کے ذریعے تحذیر** آداب صف بندی کا خیال نہ رکھنے والوں پر بددعا کے ذریعے تحذیر کا اسلوب، جیسے فرمایا: "**ومن قطع صفاً قطعه الله**" [ابو داؤد حدیث: ٦٦٦] "جو کسی صف کو کاٹ دے، اللہ ﷻ اس سے تعلق کاٹ دے"۔

{6} **عملی تربیت کا خصوصی اہتمام** صحابہ کرام ﷡ کی صف بندی کے معاملے میں عملی تربیت کا خصوصی اہتمام فرما کر، جیسے کہ صحابی ﷛ کی اس حدیث سے ظاہر ہے: "**کان رسول الله ﷺ یسوی صفوفنا حتی کأنما یسوی القداح ......**" [مسلم حدیث: ٤٣٦] ترجمہ: "رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس قدر اہتمام کے ساتھ سیدھی اور درست کیا کرتے تھے، گویا انہی صفوں کے ذریعے تیروں کی درستی کی جائے گی"۔

اسی طرح حضرت ابو مسعود ﷛ صف بندی میں رسول اللہ ﷺ کا معمول اس طرح بیان فرماتے ہیں "**کان رسول الله ﷺ یمسح مناکبنا ......**" [مسلم حدیث: ٤٣٢] ترجمہ: "اللہ کے رسول ﷺ

(صفیں درست کرنے کے لیے) ہمارے کندھے چھویا کرتے تھے۔"

مذکورہ بالا احادیث شریفہ کے علاوہ اور بھی بہت زیادہ احادیث ہیں، جن میں مختلف اسالیب اور طریقوں سے صف بندی کے احکامات وآداب بیان ہوئے ہیں۔ان تمام احادیث سے مجموعی طور پر جو بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ "تسویۃ الصف "یعنی نماز کی صفوں کو درست کرنے اور مطلوبہ معیار کے مطابق بنانے میں تین باتوں کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے:

[ا] صف کو اس طرح مستقیم، سیدھی اور درست بنانا کہ صف میں کھڑے کسی شخص کا سینہ یا اس کے جسم کا کوئی حصہ ساتھ کھڑے شخص کے جسم سے آگے یا پیچھے اُبھرا ہوا نہ ہو، تاکہ صف میں کوئی ٹیڑھا پن نظر نہ آئے۔اس مقصد کے حصول کے لیے رسول اللہ ﷺ " **استووا، اعتدلوا** اور **أقیموا الصف** " جیسے الفاظ بار بار دہراتے ہوئے صحابہ کرام ﷺ کو تلقین فرماتے رہتے تھے۔اس سنت کی تکمیل اور صف کی مکمل درستی کا معیار رسول اللہ ﷺ نے چار اعضاء میں برابری (محاذاۃ) کو قرار دیا۔پس صف میں ہر نمازی کی گردن، اس کے کندھے، گھٹنے اور ٹخنوں کا ایک دوسرے کی سیدھ میں برابر ہونا ضروری ہے۔

[۲] صفوں کے بیچ میں خالی جگہوں کو پر کرنا، اس طرح کہ صف میں کوئی فاصلہ یا خالی جگہ نہ رہنے پائے، تاکہ ان کے درمیان سے شیطان داخل نہ ہو سکے۔اس ہدف کے حصول کے لیے رسول اللہ ﷺ " **سدوا الخلل** " اور " **لا تذروا فرجات للشیطان** " جیسے الفاظ استعمال فرمایا کرتے تھے۔نیز اس سنت کی صحیح ادائیگی اور تکمیل کا معیار وآسان طریقہ یہ بتلایا کہ " **تراصوا** "یعنی صف میں ایک دوسرے کے ساتھ مِل مِل کر کھڑے ہو جاؤ"۔

[۳] أولاً فأولاً (پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر) صفوں کو ملانا اور پہلی صف سے ہی صفوں کو مکمل کرتے ہوئے پیچھے کی جانب بڑھنا، تاکہ کوئی کمی اگر رہتی ہے تو سب سے آخری صف میں رہے۔اس مقصد کے حصول کے لیے آپ ﷺ سے " **أتموا الصف الأول فالأول** " جیسا ٹھوس حکم اور " **من وصل صفاً وصله** اللہ، **ومن قطع صفا قطعه** اللہ " جیسا پرتاثیر اسلوب منقول ہے۔

اور صف اول میں شمولیت کا شوق دلاتے ہوئے فرمایا "...... **ولو یعلمون ما فی الصف المقدم لاستهموا** " [بخاری حدیث: ۷۲۱] "اگر لوگوں کو صف اوّل کی فضیلت کا احساس ہوتا تو (اس میں جگہ پانے کی

خاطر) قرعہ اندازی بھی کر لیتے"۔

صف اوّل کی فضیلت اور اس کے متعلق ترغیب کی حدیثیں بہت زیادہ ہیں۔ان سب احادیث میں صف اول کے متعلق جو رغبت دلائی گئی ہے،علمائے کرام نے اس کی مختلف حکمتیں بیان کی ہیں،جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

(۱)...... صف اول میں شمولیت انسان کا اپنی ذمہ داری (نماز) سے جلد از جلد عہدہ برآ ہونے کی دلیل اور علامت ہے۔

(۲)...... سب سے پہلے مسجد میں آمد کا سبب ہے، کیونکہ جس نے جگہ صف اول میں لینا ہو،وہ بہر حال مسجد میں جلدی آنے کی کوشش کرے گا۔

(۳)...... امام سے قریب رہنے کی فضیلت صف اول میں جگہ پانے کی صورت میں ہی حاصل ہوتی ہے۔

(۴)...... امام کی قراءت کو بطریق احسن سننے اور اس سے عملی طور پر کچھ سیکھنے کا بہتر موقع صف اول والوں کو ملتا ہے۔

(۵)...... بوقت ضرورت امام کو لقمہ دینے اور امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچانے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

(۶)...... صف اول میں ہونے کی بنا پر لوگوں کے نمازی کے سامنے سے گزرنے کی صورت میں ہونے والی تشویش سے محفوظ رہتا ہے۔اس طرح اس کو نماز میں خشوع پیدا کرنے کا بہتر موقع میسر آتا ہے۔

(۷)...... صف اول میں رہنے والا اپنے سے آگے کسی اور کو نہ دیکھنے کی وجہ سے خیالات کے انتشار اور افکار کے پراگندہ ہونے سے محفوظ رہتا ہے، جو کہ نماز میں خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کرنے کے لیے انتہائی لازمی ہے۔

[دیکھیے: فتح الباری ٢/٤٤٤]

تسوية الصفوف کے متعلق یہ چند بنیادی باتیں تھیں۔عمومی طور پر صف بندی کے موقع پر مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ خاطر رکھنا ہر نمازی کے لیے ضروری ہے:

[1] صف بندی کی ابتدا پہلی صف سے ہونا چاہیے۔صف اول میں جگہ چھوڑ کر پیچھے صف بستہ ہونا سنت کے خلاف اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا سبب ہے۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:"**لا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرھم اللہ**"۔[مسلم حدیث:٤٣٨]ترجمہ:"کچھ لوگ ہر وقت صف اول سے پیچھے کھنچتے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت اور عظیم فضل وثواب سے دور فرمائے گا"۔[شرح النووی ٢/٣٠٤]

[2] صفوں کو ملانا چاہیے،اس کے لیے ہر ایک کو دوسرے کے ساتھ کندھے اور ٹخنے ملا کر کھڑا ہونا چاہیے۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ پاؤں کی انگلیاں بہر حال قبلہ رخ ہوں۔اس ضمن میں